

کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس

بنام

مینجنگ ٹرسٹیز، ناگوری درگھا، ناگوری

8 اپریل 1965

کے۔ سباراؤ، جے۔ سی۔ شاہ اور ایس۔ ایم۔ سیکری، جسٹسز
وقف۔ مسلم وقف کے انتظام کے لئے اسکیم۔ وقف املاک کا انتظام کرنے کے لئے نتا مائیگر نامی ٹرسٹی
- اضافی آمدنی کو کسو پنگو در نامی ٹرسٹ کے فائدہ اٹھانے والوں میں مقررہ حصص کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔
آمدنی کا تخمینہ کیسے لگایا جائے۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعہ 41۔

مدراس ہائی کورٹ نے 1955 میں ضلع تجور میں ایک سنت کو مقدس درگا کی آمدنی اور جائیدادوں
کے انتظام کے لئے ایک اسکیم طے کی تھی۔ اس اسکیم کے تحت درگا کی جائیدادوں کا انتظام آٹھ ٹرسٹیوں کے
ہاتھوں میں ہونا تھا جنہیں نتا مائیگر کہا جاتا تھا جن میں سے ایک کو انہوں نے مینجنگ ٹرسٹی کے طور پر منتخب کرنا
تھا۔ ٹرسٹ کی خالص آمدنی کو سنت کے رضاعی بیٹے، جسے کسو پنگو در کہا جاتا ہے، کی اولاد میں تقسیم کیا جانا تھا،
جس کے مخصوص حصص کا تعین ہر سال مینجنگ ٹرسٹی کے ذریعہ تیار کردہ فہرست کے ذریعہ کیا جانا تھا۔
1953-54 اور 1954-55 کے تخمینہ سالوں کے لئے انکم ٹیکس افسر نے افراد کی تنظیم کے طور پر مینجنگ ٹرسٹی
کے ہاتھوں میں وقف کی اضافی آمدنی کا اندازہ لگایا۔ ٹرسٹیز نے اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر اور اپیلٹ ٹریبونل میں
نا کام اپیل کی۔ یہ تنازعہ اس سوال پر مرکوز تھا کہ کیا انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 41 اس معاملے پر
لاگو ہوتی ہے۔ ٹیکس دہندگان کے کہنے پر ٹریبونل کی جانب سے دائر ریفرنس میں ہائی کورٹ نے کہا کہ اس
معاملے میں دفعہ 41 کا اطلاق ہوتا ہے اور یہ آمدنی فائدہ اٹھانے والوں کی طرف سے ٹرسٹیوں کو ملی تھی۔
ناراض انکم ٹیکس کے کمشنر نے شہوقیٹ کے ذریعے اس عدالت میں اپیل کی۔

درخواست گزار کی جانب سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ چونکہ مینجنگ ٹرسٹی کو مناسب تعلقات حاصل ہیں
اور اس نے فائدہ اٹھانے والوں کی طرف سے نہیں بلکہ اپنے حق میں آمدنی حاصل کی ہے، حالانکہ مینجنگ ٹرسٹی
کے ہاتھوں میں مذکورہ آمدنی ایکٹ کی دفعہ 41 کے دائرہ کار سے باہر ہے۔

منعقد: ہائی کورٹ نے ٹیکس دہندگان کے حق میں سوال کا صحیح جواب دیا تھا۔

(i) دفعہ 41 میں ویسٹنگ کا تکنیکی نظریہ درآمد نہیں کیا گیا ہے۔ یہ اس حقیقت سے واضح ہے کہ ٹرسٹ ڈیڈ کے تحت مقرر کردہ ٹرسٹی کو اس دفعہ کے تحت لایا جاتا ہے حالانکہ قانونی طور پر جائیداد اس کے پاس ہے۔ مسلم وقف کے معاملے میں جائیداد اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ اس کے باوجود متوالیوں کو دفعہ کے تحت لایا جاتا ہے اس طرح دفعہ میں شمار کیے گئے کچھ افراد میں جائیداد کی جیکٹیں ہوتی ہیں اور دوسروں میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔ اس دفعہ کی معقول تشریح یہ ہے کہ اس میں مذکور افراد کی تمام اقسام کو کسی دوسرے شخص یا فرد کی طرف سے وصول کرنے یا اس کے فائدے کے لئے اس کا انتظام کرنے کے لئے سمجھا جاتا ہے۔ ان میں سے کسی کا بھی آمدنی میں کوئی فائدہ مندرمنا نہیں ہے۔ وہ دوسروں کے فائدے کے لئے آمدنی جمع کرتا ہے۔ اس نقطہ نظر میں اگر تمام ٹریگٹریٹس تھے جن کے پاس درگاہ کی جائیدادیں تھیں، تب بھی انہیں یہ سمجھا جانا چاہیے کہ انہوں نے صرف کاسوپن گورڈوں کی طرف سے مخصوص حصص میں آمدنی حاصل کی تھی۔ (662G-663B)

(ii) مسلم وقف کی متولی صرف ایک مینیجر ہے نہ کہ "ٹرسٹی" جیسا کہ انگریزی نظام میں سمجھا جاتا ہے۔ (663E)

ودیا ورثی تیر تھا بنام بلوسامی ایر (1921) 48 I.A 32 اور اللہ راکھی بنام محمد عبدالرحیم (1933) 61 I.A 50 پر بھروسہ کیا۔ لہذا ایکٹ کی دفعہ 41 کے مطابق تمام ٹریگٹریٹس کی طرف سے جائیدادوں کے ٹریگٹریٹس اور ان کی طرف سے وہاں کی آمدنی حاصل کرنے کے حقدار تھے۔ (663G-H)۔

(iii) اسکیم کی دفعہ 3 کے تحت درگاہ اور اس کی جائیدادوں کا "انتظام و انصرام" تھا جو تمام ٹریگٹریٹس کے پاس تھا نہ کہ خود جائیدادوں کو۔ واضح الفاظ کی عدم موجودگی میں یہ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ ہائی کورٹ نے درگاہ کے وقف کے لئے ایک اسکیم تیار کرتے ہوئے محمدن قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے "اعتماد" کا غیر ملکی تصور متعارف کرایا تھا۔ لہذا اس اسکیم نے درگاہ کی جائیدادوں کو تمام ٹریگٹریٹس کے حوالے نہیں کیا اور ریونیو کی طرف سے یہ بحث کامیاب نہیں ہو سکی۔ (664D, E)۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 213 اور 214 آف 64۔

مدراس ہائی کورٹ کے 4 اپریل 1961 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیلیٹ 1956 کے کیس نمبر 130 میں درج کی گئیں۔

نیرین ڈی، ایڈیشنل سالیٹر جنرل آرگنٹی ایر اور آر این چنھی اپیل کنندگان کی طرف سے (دونوں اپیلوں میں)۔

دونوں اپیلوں میں مدعا علیہ کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری، ایم ایم اسماعیل اور آر

گوپالکریشنان شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ اس نے سنایا۔

سباراؤ، جسٹس۔ ریاست مدراس کے ضلع تنجور کے قصبہ ناگور میں ایک درگاہ ہے جو تقریباً 400 سال پہلے رہنے والے حضرت سید شاہ الحمید قادر علی گنجا ساوئے اند اور کے نام سے منسوب ہے۔ مذکورہ درگاہ کو غیر منقولہ جائیدادوں اور عقیدت مندوں کے ذریعہ نقد اور قسم کی قربانیوں سے بڑی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ درگاہ اور اس کی جائیدادوں کا انتظام اب مدراس ہائی کورٹ کے ذریعہ 16 مارچ 1955 کو طے شدہ ایک اسکیم کے تحت کیا جا رہا ہے۔ اس اسکیم کے تحت مذکورہ درگاہ کے معاملات کے انتظام کا انتظام 8 ٹرسٹیوں کو دیا جاتا ہے، جنہیں ناماً نیگرا کہا جاتا ہے، جو ٹرسٹی بورڈ تشکیل دیتے ہیں۔ مذکورہ بورڈ آف ٹرسٹیز آپس میں سے کسی کو مینجنگ ٹرسٹی کے طور پر منتخب کرے گا اور وہ 3 سال کی مدت کے لئے عہدے پر فائز رہے گا۔ مینجنگ ٹرسٹی ہر فسلے کے آخر میں مینجر کے ذریعہ تصدیق شدہ بیلنس شیٹ تیار کرے گا اور کسو پنگو دروں کو ادائیگی کے لئے دستیاب خالص رقم کا پتہ لگائے گا، جو سنت کے رضاعی بیٹے سید محمد یوسف کی اولاد ہیں۔ مینجنگ ٹرسٹی ہر کاسو پانگو (شیر) کے واجب الادا رقم کا اعلان کرے گا اور ہر سال اس مقصد کے لئے تیار کی جانے والی فہرست میں ہر کاسو پانگو دار (شیر) کو رقم مختص کرے گا۔ وہ فہرست کے مطابق ہر کسو پنگو دار کو رقم ادا کرے گا۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت یہاں 640 کاسوپن گوڑ ہیں۔ مختصر طور پر کہا گیا ہے کہ اس اسکیم کے تحت درگاہ کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں کا انتظام ناماً نیگروں کے پاس ہے، اور کاسوپن گوڑے اپنے حصص کے مطابق سرپلس کے حقدار ہیں۔

1953-54 اور 1954-55 کے تخمینہ سالوں کے لئے انکم ٹیکس افسر نے افراد کی ایسوسی ایشن کے طور پر مینجنگ ٹرسٹی کے ہاتھوں میں اضافی آمدنی کا اندازہ لگایا۔ اپیلیٹ اسٹنٹ کام مشنر نے اپیل پر اس بات کی تصدیق کی۔ مزید اپیل پر انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے بھی یہی رائے اختیار کی۔ ٹیکس دہندگان کے کہنے پر ٹریبونل نے انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ (1) 66 کے تحت مدراس ہائی کورٹ کی رائے کے لئے مندرجہ ذیل سوال پیش کیا، جسے بعد میں ایکٹ کہا جاتا ہے:

کیا دفعہ 41 کی دفعات کو اس معاملے میں ٹیکس دہندگان پر لاگو کرنے کے لئے کہا جاسکتا ہے۔
ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے ریفرنس کی سماعت کرتے ہوئے کہا کہ اضافی آمدنی کے مینجنگ ٹرسٹی نے جائیداد کا انتظام کیا اور کاسوپن گوڑوں کی طرف سے آمدنی حاصل کی اور مذکورہ مینجنگ ٹرسٹی پر اس حد تک تخمینہ لگایا جانا چاہئے کہ کسو پنگو ڈر کو حاصل ہونے والی آمدنی میں سے ہر ایک کے سود کی حد تک۔ نتیجے میں اس

نے سوال کا جواب ہاں میں اور ٹیکس دہندگان کے حق میں دیا۔ مدراس کے انکم ٹیکس کمشنر نے ہائی کورٹ کے ذریعہ منظور کردہ فنٹس سٹوکیٹ پر مذکورہ حکم کے خلاف موجودہ اپیلوں کو ترجیح دی ہے۔

ریونیو کی طرف سے پیش ہوئے فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے دلیل دی کہ نٹا مائیگر ٹرسٹی ہیں، درگاہ کی جائیدادیں ان کے پاس ہیں اور اس لیے وہ یا نیجنگ ٹرسٹی ٹرسٹ کی جائیدادوں کا انتظام اپنے طور پر کرتے ہیں نہ کہ کاسوپن گوڑوں کی طرف سے اور اس لیے ایکٹ کی دفعہ 41 کا اطلاق نہیں ہوتا، جس کے نتیجے میں انکم ٹیکس افسر نے ٹرسٹیوں کے ہاتھوں میں اضافی آمدنی کا صحیح اندازہ لگایا تھا۔ افراد کی انجمن۔

دوسری طرف، ٹیکس دہندگان کے وکیل جناب اے وی وشوناتھ شاستری نے دلیل دی کہ درگاہ کے نٹا مائیگر ٹرسٹی نہیں ہیں جیسا کہ ٹرسٹ کے قانون میں سمجھا جاتا ہے، بلکہ وہ صرف درگاہ اور کاسوپن گوڑوں کی طرف سے جائیدادوں کا انتظام کرنے والے مینیجر ہیں۔ اس مفروضے پر ان کی دلیل آگے بڑھی۔ چونکہ نٹا مائیگر ٹرسٹیوں نے مینیجر کی حیثیت سے کاسوپن گوڑوں کی طرف سے مخصوص حصص میں تقسیم کے لیے سرپلس حاصل کیا تھا، اس لیے اس قانون کی دفعہ 41 کو اس کی طرف راغب کیا گیا۔

سب سے پہلے ہم یہ واضح کر سکتے ہیں کہ اس اپیل میں ہمیں صرف اس بات کی فکر ہے کہ درگاہ کے اخراجات پورے کرنے کے بعد نٹا مائیگر ٹرسٹیوں کے پاس جو اضافی رقم باقی رہ گئی ہے۔

ان اپیلوں میں پیش کردہ مسئلہ کا فیصلہ ایکٹ کی دفعہ 41 کی حقیقی تعمیر پر کیا جانا چاہئے۔ دفعہ 41 کے مادی حصے میں لکھا ہے:

(1) اس ایکٹ کے تحت قابل وصول آمدنی، منافع یا منافع کی صورت میں، جس میں عدالتیں، ایڈمنسٹریٹر جنرل، آفیشل ٹرسٹیز یا کوئی وصول کنندہ یا مینیجر (بشمول کوئی شخص جو کسی دوسرے کی طرف سے جائیداد کا انتظام کرتا ہو) کو عدالت کے کسی حکم کے تحت یا اس کے تحت مقرر کردہ کسی ٹرسٹی یا ٹرسٹ کے تحت مقرر کیا گیا ہو، چاہے وہ وصیت نامہ ہو یا کوئی اور (بشمول) کسی بھی وقف ڈیڈ کے تحت ٹرسٹی یا ٹرسٹی جو مسلمان وقف توشیقی ایکٹ 1913 کے تحت درست ہے، کسی بھی شخص کی طرف سے وصول کرنے کے حقدار ہیں، ٹیکس اس طرح کی کورٹ آف وارڈز، ایڈمنسٹریٹر جنرل، آفیشل ٹرسٹی، وصول کنندہ یا مینیجر یا ٹرسٹی یا ٹرسٹی سے اسی طرح اور اسی رقم تک وصول کیا جائے گا جس کی طرف سے یہ آمدنی قابل رہائش ہو اور اس سے وصول کی جاسکے۔ منافع یا منافع قابل وصول ہیں، اور اس ایکٹ کی تمام دفعات اس کے مطابق لاگو ہوں گی۔

اس دفعہ کے تحت دوسروں کے فائدے کے لئے شمار شدہ افراد کی جانب سے قابل وصول جائیدادوں کی آمدنی کا تخمینہ ان کے ہاتھوں میں اسی طرح اور اسی رقم میں ٹیکس لگانے کے لئے کیا جائے گا

جس پر وہ قابل رہائش ہوگا اور اس شخص یا افراد سے وصول کیا جائے گا جس کی طرف سے یہ آمدنی قابل وصول ہے۔ یہ سیکشن اس بنیادی حقیقت پر مرکوز ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں آمدنی کا تخمینہ لگایا جاسکتا ہے وہ کسی بھی شخص کی طرف سے اسے وصول کرنے کا حقدار ہوگا۔ اگر وہ اتنا حقدار نہیں ہے تو اس دفعہ کی دفعات کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا یہ دلیل دی جاتی ہے کہ چونکہ بینجنگ ٹرسٹی کے پاس موجود جائیدادیں اور اس نے یہ آمدنی فائدہ اٹھانے والوں کی طرف سے نہیں بلکہ اپنے حق میں حاصل کی تھی، حالانکہ ان کے فائدے کے لیے بینجنگ ٹرسٹی کے ہاتھوں میں مذکورہ آمدنی ایکٹ کی دفعہ 41 کے دائرے سے باہر تھی۔

اس بحث کے دو جوابات ہیں۔ سرمایہ کاری کا نظریہ اس بحث سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اس دفعہ میں شمار کیے گئے کچھ افراد میں جائیداد کی جیکٹ ہوتی ہے اور دوسروں میں یہ جیکٹ نہیں ہوتی ہے، لیکن وہ صرف جائیداد کا انتظام کرتے ہیں۔ عام قانون میں جائیداد وصول کنندہ یا مینیجر کے پاس نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک ٹرسٹی کے ماتحت ہوتی ہے، لیکن ٹرسٹی اور وصول کنندگان دونوں کو ایکٹ کی دفعہ 41 میں شامل کیا گیا ہے۔ ان سب سے گزرنے والا مشترکہ دھاگہ یہ ہے کہ وہ دوسروں کے لئے قانونی یا حقائق کے مطابق کام کرتے ہیں: وہ دوسروں کے فائدے کے لئے جائیداد کا انتظام کرتے ہیں۔ اس دفعہ میں سرمایہ کاری کا تکنیکی نظریہ درآمد نہیں کیا گیا ہے اس حقیقت سے واضح ہے کہ ٹرسٹ ڈیڈ کے تحت مقرر کردہ ٹرسٹی کو اس دفعہ کے تحت لایا جاتا ہے حالانکہ قانونی طور پر جائیداد اس کے پاس ہے۔ مسلم وقف کے معاملے میں جائیداد اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ اس کے باوجود متوالیوں کو دفعہ کے تحت لایا جاتا ہے۔ اس دفعہ کی معقول تشریح یہ ہے کہ اس میں مذکور افراد کی تمام اقسام کو کسی دوسرے شخص یا فرد کی طرف سے آمدنی حاصل کرنے یا اس کے فائدے کے لئے اس کا انتظام کرنے کے لئے سمجھا جاتا ہے۔ ان میں سے کسی کا بھی آمدنی میں کوئی فائدہ مند مفاد نہیں ہے۔ وہ دوسروں کے فائدے کے لئے آمدنی جمع کرتا ہے۔ اس نقطہ نظر میں، بھلے ہی نٹا میگر ٹرسٹی ہوں جن کے پاس درگاہ کی جائیدادیں تھیں، لیکن یہ سمجھا جانا چاہیے کہ انہوں نے صرف کا سوپن گورڈوں کی طرف سے مخصوص حصص میں آمدنی حاصل کی ہے۔

اسی نتیجے پر پہنچا جائے گا بھلے ہی مسئلے کو کسی دوسرے زاویے سے دیکھا جائے۔ و دیا ورتھی تیر تھا بنام بالوسامی ایر میں نجی کونسل کے مشہور فیصلے میں ہندو یا محمدی مذہب کے مذہبی عطیات کے مینیجر کو "ٹرسٹی" لفظ کے استعمال کی نامناسبیت کو سامنے لایا گیا تھا۔ اس میں ان کے رب نے فرمایا:

"نہ تو ہندو قانون کے تحت اور نہ ہی محمدین نظام کے تحت کوئی جائیداد کسی شہیت یا متولی کو وقف کرنے کی صورت میں دی جاتی ہے۔ اور نہ ہی اس کے پاس کوئی جائیداد ہے۔ مورتی یا مینیجر کے طور پر اس

کے پاس جو بھی جائیداد ہے وہ کچھ فائدہ مند مفادات کے ساتھ رسم و رواج اور استعمال کے ذریعہ منظم کیا جاتا ہے۔ محمدی قانون کے تحت جس لمحے وقف بنایا جاتا ہے تو جائیداد کے تمام حقوق وقف سے نکل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سپرد ہو جاتے ہیں۔ کیوریٹر، چاہے اسے متولی سبجائیشن یا کسی اور نام سے پکارا جائے، صرف ایک مینیجر ہے۔ وہ یقینی طور پر "ٹرسٹی" نہیں ہے جیسا کہ انگریزی نظام میں سمجھا جاتا ہے۔

نئی کونسل نے وقف املاک کے تناظر میں اللہ رکھی بمقابلہ محمد عبدالرحیم میں مذکورہ مشاہدات کا اعادہ کیا۔ مذکورہ فیصلوں کا اثر یہ ہے کہ نتا مائیگر صرف ان جائیدادوں کے مینیجر ہیں جن میں درگہ اور کاسوپن گوڑوں کے فائدے مند مفادات ہیں۔ خصوصیات ان میں شامل نہیں ہیں۔ وہ دونوں کی طرف سے وہاں سے آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ درگہ کے اخراجات کو پورا کرنے کے بعد وہ کسوپنگوڑوں کی طرف سے بیلنس رکھتے ہیں اور اسے اپنے حصص کے مطابق تقسیم کرتے ہیں۔ اس نقطہ نظر میں، ایکٹ کی دفعہ 41 کے مطابق، نتا مائیگر دوسروں کی طرف سے جائیدادوں کے مینیجر ہیں اور ان کی طرف سے وہاں کی آمدنی حاصل کرنے کے حقدار ہیں۔ اس کے نتیجے میں، کاسوپن گوڑوں کی طرف سے ان کی آمدنی کا اندازہ صرف ان کے ہاتھوں میں اس طریقے سے لگایا جاسکتا ہے جو اس کے تحت مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ ہندو یا محمدن قانون کا نظریہ جو بھی ہو، مذکورہ اسکیم کی شرائط کے تحت جائیدادیں نتا مائیگر کے پاس ہیں اور اسی وجہ سے وہ آمدنی اپنے حق میں حاصل کرتے ہیں نہ کہ کسوپنگوڑوں کی طرف سے۔ اسکیم کے متعلقہ حصے کا محتاط مطالعہ اس دلیل کو قبول نہیں کرتا ہے۔ اسکیم کی شق 3، جو مادی شق ہے، میں کہا گیا ہے:

ناگور، ضلع تجور میں ناگور درگہ اور اس سے جڑے دیگر تھا کیوں اور مزاروں کا انتظام و انصرام اور ان تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادیں جو یہاں سے تعلق رکھتی ہیں یا دی گئی ہیں یا دی گئی ہیں، وقف کی جاسکتی ہیں، ان کی شقیں درگاہ کے آٹھ ٹرسٹیوں یا نا مائیگروں کے ماتحت ہوں گی جو بورڈ آف ٹرسٹیز کی تشکیل کریں گے۔ ہر ٹرسٹی یا نتا مائیگر تاحیات عہدے پر فائز رہنے کا حقدار ہے، اور اس کے بعد ٹرسٹی شپ اس کے اگلے مرد وارث کو درنہ میں اس عہدے کے سلسلے میں رائج رواج کے مطابق تفویض کی جائے گی۔

اس شق کے تحت ناگور درگہ اور اس کی جائیدادوں کا انتظام و انصرام نتا مائیگر کے پاس ہے۔ نتا مائیگروں کے پاس جو چیز ہے وہ درگاہ کی جائیداد نہیں بلکہ اس کا انتظام و انصرام ہے۔ جب تک الفاظ واضح نہ ہوں، ہم یہ کہنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ ہائی کورٹ نے درگہ کے عطیات کے لیے ایک اسکیم تیار کرتے ہوئے محمدی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے "اعتماد" کا غیر ملکی تصور متعارف کرایا تھا۔ لہذا، ہمارا ماننا ہے کہ اس اسکیم میں درگہ کی جائیدادوں کو نتا مائیگروں کے حوالے نہیں کیا گیا تھا۔

آخر میں، ایک ہلکی سی دلیل پیش کی گئی کہ اس اسکیم کے تحت مینجنگ ٹرسٹی کا تقرر کسی عدالت کے حکم کے تحت نہیں کیا گیا تھا بلکہ ٹرسٹیوں کے درمیان ایک معاہدے کے ذریعہ کیا گیا تھا۔ لیکن اسکیم کی شق 4 میں ہائی کورٹ نے ایک خاص ہدایت دی کہ مینجنگ ٹرسٹی کا انتخاب بورڈ آف ٹرسٹیز میں سے کیا جائے گا۔ منتخب کردہ مینجنگ ٹرسٹی کو یقینی طور پر ایک عدالت کے حکم کے تحت مقرر کیا گیا تھا، کیونکہ انتخابات عدالت کے حکم کے مطابق منعقد ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ، ہم نے جو نقطہ نظر اختیار کیا ہے، یعنی یہ کہ تمام نیگرا نگریزی اصطلاح کے اعتبار سے ٹرسٹی نہیں ہیں، اس پر غور کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نتیجے میں، ہم سمجھتے ہیں کہ ہائی کورٹ نے اس سوال کا صحیح جواب ہاں میں اور ٹیکس دہندگان کے حق میں دیا ہے۔ اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہیں۔ ایک سماعت کی فیس۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔